4th National Urdu Social Science Congress 2020

(ONLINE) NUSSC 2020

چوتھی قومی اردو سوشیل سائنس کانگریس (آن لائن)

(22 - 23 December 2020)

موضوع: سوشیل سائنس: انحطاط اور احیا

Social Sciences: Decline and Resurgence

اسکول آف آرٹس اینڈ سوشیل سائنس

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

گچی باؤلی، حیدرآباد، تلنگانہ۔ 500032

گزارش برائے مقالات

یونیورسٹی کا خاکہ:

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (مانو) ایک مرکزی یونیورسٹی ہے جو 1998 میں پارلیمنٹ کے ایکٹ کے ذریعے قائم کی گئی ہے۔اس کا دائرہ کار پورے ہندوستان کا احاطہ کرتا ہے۔اس کے قیام کے اہم مقاصد ہیں اردو زبان کا فروغ اردو ترقی اردو کے ذریعے روایتی اور فاصلاتی طرز میں پیشہ وارانہ اور تکنیکل تعلیم فراہم کرنا، خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ مرکوز کرنا۔یونیورسٹی کے صدر دفاتر دوسو ایکڑ پر پھیلے ہوئے ہیں حیدرآباد کے مرکزی علاقے میں واقع ہیں۔ NACC نے مانو کو 2009 اور دوبارہ 2016 میں اے گریڈ سے نوازا ہے۔
اپنے بنیادی مقصد کی تکمیل کے لیے تعلیم، اکتساب، تحقیق اور اختراع کے ساتھ اپنی مضبوط وابستگی برقرار رکھتے ہوئے اور خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے مانو نے تعلیم کے میدان میں اپنے قیام کے بیس سال مکمل کر لیے ہیں۔اس یونیورسٹی کی انفرادیت اور امتیاز یہ ہے کہ اس میں ابتدائی سطح سے اعلی درجات تک مختلف کورسوں اور پروگراموں کی تعلیم بالعموم اور پروفیشنل ٹکنیکل، و نیز پیشہ ورانہ شعبوں کی تعلیم بالخصوص اردو میں دی جاتی ہے۔

مانو سماج کے ایک بڑے اور محروم اردو داں طبقے کی تعلیمی ضرورتوں کی تکمیل کر رہی ہے اور اپنے عمدہ اسکولوں، شعبوں، مراکز، سیٹلائیٹ کمپسوں کے توسط سے تدریس، تحقیق ٹریننگ اور دیگر آوٹ ریچ سرگرمیوں کے ذریعے تعلیم فراہم کر رہی ہے اور پی۔ایچ۔ڈی، پوسٹ گریجویٹ اور انڈر گریجویٹ کے علاوہ کچھ ڈپلو ماسر ٹیفیکٹ کورس بھی پیش کر رہی ہے۔یونیورسٹی کے متعدد شعبوں سے یو۔جی، پی۔جی ڈگری یافتہ اور ایم۔فل اور پی۔ایچ۔ڈی اسکالروں کی قابل لحاظ تعداد فارغ التحصیل ہو چکی ہے۔مزید یہ کہ یونیورستی میں نظامت فاصلاتی تعلیم بھی ہے جس کے تحت 9 علاقائی مراکز (RCs) 4 ذیلی علاقائی مراکز اور تقریباً 175 لرنرس سپورٹ سنٹر ہیں جو ملک بھر میں پھیلے ہوئے ہیں اور اردو زبان میں مختلف کورس طلبہ کے گھروں کے دروازے تک پہنچا رہے ہیں۔یونیورسٹی کے فارغین کی بڑی اور طمانیت بخش تعداد روزگار حاصل کر چکی ہے۔اس کے علاوہ یونیورسٹی میں ذکور و اناث کا تناسب نہایت متوازن ہے۔ملک کی مختلف ریاستوں اور سماج کے مختلف طبقوں کے ساتھ ساتھ غیر ملکی طلبہ کو راغب کرتے ہوئے یونیورسٹی تنوع کو فروغ دے رہی ہے۔

آرگنائزرس کے بارے میں:

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے اپنے بنیادی مقصد یعنی سماجی علوم اور دیگر شعبوں میں اردو کے ذریعہ تعلیم و اکتساب اور تحقیق کو فروغ دیتے ہوئے 2017، 2018 اور 2019 میں تین قومی اردو سماجی علوم کانگریسوں کا کامیاب انعقاد عمل میں لایا جو اردو فروغ معلومات مرکز (CPKU) کے زیر اہتمام اسکول برائے آرٹس اور سوشیل سائنس کی شراکت میں منعقد کی گئی۔اس سال اسکول برائے فنون اور سماجی علوم کے زیر اہتمام 22 اور 23 دسمبر 200 کو چوتھی قومی اردو سوشیل کانگریس (آن لائن) کا انعقاد عمل میں آئے گا۔
اسکول برائے فنون اور سماجی علوم 2006 میں قائم ہوا۔فی الوقت یہ اسکول آٹھ شعبوں اور تین تحقیقی مراکز یعنی تعلیم نسواں، نظم و نسق عامہ،

سوشیل ورک، سیاسیات، اسلامیات، تاریخ، سماجیات، معاشیات، مرکز برائے مطالعات نسواں، البیرونی مرکز برائے سماجی اخراجیت اور شمولیتی پالیسی اور ہارون خان شیروانی مرکز برائے مطالعات دکن پر مشتمل ہے جو نہایت فعال طور پر تدریس اور تحقیق میں مصروف ہیں۔

چوتھی قومی اردو سوشیل سائنس کانگریس (آن لائن)

NUSSC 2020

موضوع: سوشیل سائنس: انحطاط اور احیا

سوشیل سائنس کا تمام تر سروکار پیچیدہ انسانی رشتوں اور سرگرمیوں سے ہے جو اس طبعی اور سماجی ماحول میں وقوع پذیر ہوتی ہیں جس میں ہم رہتے تھے، رہتے ہیں اور رہیں گے۔ بحیثیت ایک شعبہ علم سوشیل سائنس (عمرانی علوم) نہ صرف سماج کی اخلاقی ترقی اور ساری دنیا میں سماجی ترقیات کی صورت گری کے لیے لازمی ہیں بلکہ عام فرد کو باخبر اور باصلاحیت شہری میں تبدیل کرنے کے لیے بھی ناگزیر ہیں، تاکہ وہ مقامی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر ابھرتے ہوئے مسائل کا حل پیش کر سکے۔ ان سب سے بڑھ کر انسانی تمدن کے فروغ، باقی اور برقرار رہنے کے قابل مستقبل کو یقینی بنانے کے لیے سوشیل سائنسوں کو نہایت اہم اور پیچیدہ کردار ادا کرنا ہے۔ ہر سوشیل سائنس بشمول تاریخ، سیاسیات، معاشیات، سماجیات، مطالعاتِ نسواں، اسلامیات، سوشیل ورک اور کئی دیگر کی بھی یہی اہمیت ہے۔

اپنی فطری معنویت کے باوجود سوشیل سائنس متعدد گوشوں سے شدید چیلنجوں کا سامنا کر رہی ہے۔ ان میں پہلا سب سے بڑا چیلنج تو یہ ہے کہ ہم عصر دور میں سوشیل سائنس پر سائنس اور ٹیکنالوجی کی روز بہ روز بڑھتی ہوئی ترجیح ہے۔ اس کا نمونہ ہمیں سوشیل سائنس کے لیے جاری کیے جانے والے فنڈز میں کمی کی شکل میں نظر آتا ہے۔ دوسرے یہ کہ سوشیل سائنس میں انجام دی جانے والی تحقیقات کے بارے میں گہرے اندیشے پائے جاتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ تحقیق کے معیار کو بلند کرنے کے لیے اس پر منضبط طریقے سے نظر ثانی کی جائے۔ تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ سوشیل سائنس کے شعبوں میں طلبا کی تعداد بتدریج گھٹتی جا رہی ہے۔ چوتھے یہ کہ جو ادارے سوشیل سائنسوں کے فروغ کے لیے کام کر رہے ہیں ان کے انفرا اسٹرکچر کی امداد میں کٹوتی کی جا رہی ہے۔ پانچویں دشواری یہ ہے کہ ٹیکنالوجی کی ترقیات خصوصاً ڈاٹا سائنس کے عروج نے سماجی سائنسدانوں (سوشیل سائنٹسٹس) پر زبردست دباؤ ڈالا ہے کہ وہ اپنے طلبا کی تجدیدِ آگہی (Re-orientation) تاکہ وہ اپنے جواز اور معنویت کو برقرار رکھ سکیں۔ اس طرح سوشیل سائنس کو اپنی ماہیئت (Nature) کے اعتبار سے اس طرح کہ اندیشوں، تردد اور چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک راہ نکالنی ہوگی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ سماجی سائنسدانوں نے یہ بات اچھی طرح جان لی ہے کہ سماجی سائنسوں کو بین العلومی اکتساب اور تحقیق پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اپنے آپ کو از سرِ نو زندہ رکھنا ہوگا۔ اطلاقی طبعی سائنسوں سے مربوط ہونا اپنی معلومات اور وسائل تک جمہوری

رسائی کو فروغ دیں اور فیصلہ ساز اداروں، مہذب معاشرے اور صنعتوں سے نہایت مضبوط رشتہ اور رابطہ رکھنا ہوگا۔ اس کے نتیجے میں سوشیل سائنس کی اس تبدیلی کو ہر ایک بآسانی محسوس کر سکے گا کہ سماجی سائنسدانوں نے اپنی تحقیقات کو زیادہ سے زیادہ اطلاقی، موثر اور بروقت بنانے کے لیے اپنے مرکز نظر (Focus) کو بدل دیا ہے تاکہ وہ عالمی سماج اور ہم عصر دور میں واقع ہونے والے تغیرات کے پیچیدہ اور اہم پہلوؤں سے مخاطبہ کر سکیں۔ اب سوشیل سائنس ڈیجیٹل اسکالرشپ کو فروغ دے رہی ہے جو نہ صرف ڈیجیٹل میدانوں میں تنقیدی فکر کو جلا بخشتی ہے بلکہ ایسی معلومات خلق کرتی ہے جو مختصر تر، بہتر، تیز تر اور مفت ہوں۔ مثال کے طور پر بیماریاں یا وبائیں، حیاتیاتی مظہر بھی ہیں اور سماجی مظہر بھی۔ یہی وجہ ہے کہ میڈیکل اور سوشیل سائنس کے مربوط طرز رسائی کی بدولت عالمی صحت میں ترقی ہوئی ہے جس کا نمونہ ہم مغربی افریقہ میں پھیلنے والی بیماری ایبولا (Ebola) اور Covid-19 کے سلسلے میں دیکھ چکے ہیں۔ ماحولیاتی مسائل صرف تکنیکی چیلنج نہیں ہیں، یہ سوشیل مسئلہ بھی ہیں اور ان سے نمٹنے کے لیے سوشیل سائنس کے شعبوں سے بصیرت اور رہنمائی حاصل کرنا ضروری ہے۔ غربت، عدم مساوات اور سماجی اخراج صرف ریاضیاتی مسائل نہیں ہیں، ان کے تدارک کے لیے سماجی سیاق کے فہم کی ضرورت ہوتی ہے۔

یہاں اس بات کا اعتراف کرنا چاہیئے کہ اردو زبان میں ان خطوط پر سوشیل سائنس میں ڈسکورس اور وسائل کا فقدان ہے۔ اس لسانی خلا کو پر کرنا قومی اردو سوشیل سائنس کانگریس کا مقصد ہے۔ اس کے ذریعہ اردو زبان میں تربیت یافتہ ریسرچ اسکالروں، سوشیل سائنسدانوں، علما اور پالیسی ساز اداروں کو یکجا کیا جائے گا تاکہ وہ اکیسویں صدی میں سوشیل سائنس کو درپیش چیلنجوں اور ان کے حل کے بارے میں اپنے تجربات، خیالات اور تحقیقات میں ایک دوسرے کو شریک کریں اور باہمی تبادلہ خیال عمل میں آئے۔

اس کانگریس میں آج کے دور کے موضوعات کے وسیع سلسلے پر گفتگو اور مباحث ہوں گے جس میں سوشیل سائنس کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے علما حصہ لیں گے۔ اس طرح اس کانگریس کے ذیلی موضوعات مختلف شعبہ جات جیسے سوشیالوجی، سیاسیات، معاشیات، اسلامیات، سوشیل ورک، مطالعاتِ نسواں، تاریخ اور پبلک اڈمنسٹریشن کے میدانوں کا احاطہ کریں گے۔ یہ ذیلی موضوعات درج ذیل ہیں:

۱۔ شعبہ تعلیم نسوان کے استحکام میں اعلی تعلیمی نظام کا کردار

۲۔ نظم و نسق عامہ: معنویت اور احیا

۳۔ ہندوستان میں سوشیل وک کا پیشہ: مسائل اور چیلنجز

۴۔ سیاسیات: معاصر مسائل اور چیلنجز

۵۔ اسلامیات: معاصر چیلنجز اور امکانات

۶۔ مسائل تاریخ: چیلنجز اور امکانات

۷۔ جنوبی ایشیا میں سماجیات کا آغاز و ارتقا: درپیش چیلنجز

۸۔کووڈ۔19: ہندوستان میں معاشی بحالی کی صلاحیت کا مستقبل اور امکانات

۹۔مطالعات دکن: وسعت اور اہمیت

۱۰۔سیاسیات اور اخراجیت: مسائل اور چیلنجز

مقالات داخل کرنے کے رہنما اصول

شرکا سے درخواست کی جاتی ہے کہ کانگریس کے اصل موضوع یا ذیلی عنوان پر اپنا مقالہ اردو میں بذریعہ میل روانہ کریں جو اوریجنل اور معیاری تحقیق پر مبنی ہو۔

مقالے کی تلخیص 300 الفاظ سے زائد نہ ہو۔ تلخیصات موضوع کی انفرادیت اور مقالے کی نظریاتی و تجزیاتی بنیادوں پر مرکوز ہوں۔

اس میں عنوان، مقالہ نگار/مقالہ نگاروں کے نام، کلیدی الفاظ، یونیورسٹی/یا الحاقی ادارے کا نام اور مکمل پتہ درج ہونا چاہیے۔

مکمل پرچہ 5000 الفاظ سے زیادہ نہ ہو اور اردو ان پیج پر کمپوز کیا ہوا ہو۔

تلخیص اور مکمل پرچہ کنوینر کو درج ذیل میل آئی۔ڈی پر ای میل کیا جائے۔

musscmanuu@gmail.com

کانگریس میں شرکت کے لیے کوئی رجسٹریشن فیس نہیں ہے۔

اہم تواریخ

تلخیص داخل کرنے کی آخری تاریخ:	10 دسمبر 2020
مکمل مقالہ داخل کرنے کی آخری تاریخ:	15 دسمبر 2020
چوتھی NUSSC (Online) کی تاریخیں:	22 - 23 دسمبر 2020

آرگنائزنگ کمیٹی:

سرپرست اعلی:

پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ عزت مآب شیخ الجامعہ انچارج

سرپرست:

پروفیسر صدیقی محمد محمود، رجسٹرار، انچارج

کنوینر 4th NUSSC

پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ

ڈین اسکول برائے فنون اور سماجی علوم

کو ۔کنوینز:

پروفیسر شاہدہ

صدر شعبہ تعلیم نسواں وڈائرکٹر مرکز برائے مطالعات نسواں

اراکین:

پروفیسر محمد نسیم الدین فریس، ڈائرکٹر ہارون خان شیروانی مرکز برائے مطالعات دکن

پروفیسر پی ایچ، محمد صدر شعبہ سماجیات

پروفیسر فریدہ صدیقی، صدر شعبہ معاشیات

پروفیسر محمد شاہد رضا، صدر شعبہ سوشیل ورک

پروفیسر فہیم اختر، صدر شعبہ اسلامیات

پروفیسر افروز عالم، صدر شعبہ سیاسیات وڈائرکٹر ACSSEIP

ڈاکٹر کنیز زہرا، صدر شعبہ نظم ونسق عامہ

ڈاکٹر دانش معین، صدر شعبہ تاریخ

ڈاکٹر آمنہ تحسین، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ تعلیم نسواں

ڈاکٹر سید نجی اللہ، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ نظم ونسق عامہ

ڈاکٹر عبدل طٰہ، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ ACSSEIP

ڈاکٹر محمد خورشید عالم، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ سیاسیات

ڈاکٹر سہید، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ سماجیات

ڈاکٹر خالد پوئمل تھوڑی، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ تاریخ

ڈاکٹر محمد عرفان احمد، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامیات

ڈاکٹر محمد حسن قائد، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ معاشیات

ڈاکٹر محمد کامل، ڈائرکٹر انچارج CIT

جناب رضوان احمد، ڈائرکٹر IMC

جناب بی سائی کمار، گیسٹ ہاوس مینجر

محترمہ جی انوشا، اسٹینو گرافر دفتر ڈین SA & SS

رابطے کی تفصیلات

پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ

کنوینر 4th NUSSC

ڈین اسکول برائے فنون اور سماجی علوم

رابطہ نمبر: 9490377817؛ 040-23008327

پروفیسر شاہدہ

کو۔کنوینر 4th NUSSC

صدر شعبہ DWE

رابطہ نمبر 9885493886

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

گچی باولی، حیدرآباد 500032

تلنگانہ۔انڈیا

Email: nusscmanuu@gmail.com